احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۸۲ بدھ ۔۸۔ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ ' ۱۷۔ ظہور ۱۳۷۳ ہش ' ۱۷۔ اگست ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی کو اپنے نفس کو جانچنا چاہئے

ہر احمدی کو اپنے نفس کو اس طرح جانچنا چاہئے کہ جو کچھ اللہ نے اسے دیا ہے اس میں سے وہ اس طرح خرچ کرتا ہے کہ نہیں کہ "خصاصہ" کے باوجود پھر بھی خرچ کر رہا ہوں اور مال کی محبت حائل ہو رہی ہو۔ اور پھر بھی خرچ کر رہا ہو۔ اگر وہ اس طرح خرچ کرتا ہے تو وہ مقام محفوظ پہ ہوتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایمان کے انواع اولیہ بھی سات ہیں اور ایک اور آخری درجہ ہے جو موہبت الٰہی سے عطا کیا جاتا ہے۔ اس لئے بہشت کے بھی سات ہی دروازے ہیں اور آٹھواں دروازہ فضل کے ساتھ کھلتا ہے۔ غرض یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہشت اور دوزخ جو اس جہان میں موجود ہوں گی' وہ کوئی نئی بہشت و دوزخ نہ ہو گی بلکہ انسان کے ایمان اور اعمال ہی کا وہ ایک ظل ہیں اور یہی اس کی سچی فلاسفی ہے۔ وہ کوئی ایسی چیز نہیں جو باہر سے آکر انسان کو ملے گی' بلکہ انسان کے اندر ہی سے وہ نکلتی ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۷۳)

محترم مولوی حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ انتقال فرما گئے

ربوہ۔ ۱۶۔ اگست۔ احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ ربوہ کے صدر عمومی اور دیرینہ مخلص اور فدائی خادم دین محترم مولوی حکیم خورشید احمد صاحب ۱۵۔ اور ۱۶۔ اگست ۱۹۹۴ء کی درمیانی رات اڑھائی بجے کے قریب ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں انتقال فرما گئے۔ انکی عمر ۷۳ سال تھی۔

محترم مولوی صاحب ۱۹۷۴ء کے پر آشوب دور میں ربوہ کے صدر عمومی مقرر ہوئے اور اس نازک اور ذمہ دار عہدہ پر تادم وفات عرصہ بیس سال تک فائز رہے۔ اس دوران ہر مشکل مرحلے پر آپ نے نہایت بے خوفی اور جرأت و دلیری سے جماعت احمدیہ کی خدمت کا حق ادا کیا۔ ۱۹۸۴ء میں قریباً سوا دو ماہ کے قریب آپ کو اسیر راہ مولا رہنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ محترم مولوی صاحب ایک حاذق طبیب تھے۔ خورشید یونانی دواخانہ کے نام سے آپ نے اپنا دواخانہ قائم کیا جو نہایت کامیاب ثابت ہوا۔

حالات زندگی محترم حکیم خورشید احمد صاحب پیل ضلع بسی ریاست پٹیالہ میں ۲۵۔ نومبر ۱۹۲۱ء کو پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام شیخ کریم اللہ تھا۔ آپ نے جامعہ احمدیہ قادیان سے ۱۹۴۵ء میں پنجاب یونیورسٹی کا امتحان مولوی فاضل پاس کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ بعد ازاں آپ نے جامعہ احمدیہ سے دینی تعلیم مکمل کی۔ دوران تعلیم آپ نہایت لائق اور ذہین طالب علم ثابت ہوئے اور اپنی کلاسوں میں امتیازات حاصل کرتے رہے۔ جامعہ پاس کرنے کے بعد آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے حدیث کے علم میں تخصص حاصل کرنے کے لئے دہلی بھجوایا جہاں پر آپ نے بڑے بڑے علماء کرام سے حدیث میں سند حاصل کی۔ پاکستان بننے کے بعد آپ کی تقرری بطور استاد جامعۃ المبشرین میں ہوئی۔ جہاں آپ حدیث پڑھاتے رہے۔ بعد ازاں آپ جامعہ نصرت گرلز کالج میں دینیات کے استاد مقرر ہوئے۔ اس کے بعد تحریک جدید میں کام کرتے رہے۔ اور تبویب مسند احمد بن حنبل میں کام کیا۔ اس دوران آپ بیمار پڑ گئے اور شدید اعصابی تکالیف آپ کو لاحق ہو گئیں جس کی وجہ سے آپ جماعتی ملازمت سے فارغ ہو گئے۔

اس کے کچھ عرصہ بعد آپ نے اپنا دواخانہ قائم کیا۔ طب کی تعلیم آپ نے اپنے ذاتی مطالعہ اور علم سے حاصل کی۔ چونکہ طبعاً محنتی اور ذہین تھے لہٰذا بہت تھوڑے عرصہ میں خورشید یونانی دواخانہ کامیاب دواخانوں میں شمار ہونے لگا۔ اس کی ابتداء بہت معمولی تھی اور دوافروشی سے کام کا آغاز کیا گیا تھا۔ اور چند ہی سال میں اس نے مشہور دواخانہ کا مقام حاصل کر لیا۔

آپ کو نہایت اہم خدمت دین کا موقع ۱۹۷۴ء کے بعد صدر عمومی کے عہدے پر تقرری کے بعد ملا۔ بیس سال کا یہ عرصہ جماعتی ابتلاؤں کے لحاظ سے غیر معمولی عرصہ تھا جس میں قدم قدم پر نیا مسئلہ سامنے آتا رہتا تھا۔ محترم مولوی صاحب نے اس عہدے پر ایسی خوبی سے کام کیا کہ دو اماموں یعنی امامت ثالثہ اور امامت رابعہ کا اعتماد آپ کو حاصل رہا۔

محترم مولوی حکیم خورشید صاحب مجلس افتاء' مجلس کارپرداز' اور قضا کے رکن رہے۔ قاضی بھی رہے۔ ۱۹۸۹ء میں آپ کو کچھ عرصہ کے لئے امیر مقامی ربوہ بھی مقرر کیا گیا۔

احباب کرام سے محترم مولوی حکیم خورشید احمد صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترم سید جواد علی شاہ صاحب انتقال فرما گئے

ربوہ ۱۶۔ اگست۔ افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم سید جواد علی شاہ صاحب سابق مربی امریکہ و ڈنمارک ۱۵۔ ۱۶ اگست ۱۹۹۴ء کی درمیانی شب انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر ۷۰ برس تھی۔ محترم شاہ صاحب محترم سید سمیع اللہ شاہ صاحب کے صاحبزادے تھے۔ آپ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو پیدا ہوئے خدمت دین کا ایک لمبا عرصہ گزارنے کے بعد آپ ۳۰۔ جون ۱۹۹۲ء کو جماعتی خدمت سے فارغ ہوئے۔ احباب سے آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حبیبہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالعزیز بھٹی صاحب دارالنصر غربی ربوہ مورخہ ۱۳۔ اگست ۱۹۹۴ء کو بعمر ۶۲ سال ساڑھے گیارہ بجے دن بقضاء الٰہی مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ آپ بفضل اللہ تعالیٰ موصیہ تھیں۔

آپ کا جنازہ اسی روز بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم سید محمود احمد ناصر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کروائی۔ آپ کو ہندوؤں سے دین حق قبول کرنے کی توفیق نصیب ہوئی تھی۔ آپ نہایت نیک۔ پاکباز اور دینی غیرت رکھنے والی خاتون

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۷- ظہور ۱۳۷۳ ہش ۔۔۔ ۱۷- اگست ۱۹۹۴ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

○ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔

○ کوشش کرو اور خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں۔ تا تمہاری نیکیاں کمال کو پہنچیں۔

○ خدا ہی ہے جو ہر دم آسمان کا نور اور زمین کا نور ہے۔ اس سے ہر ایک جگہ روشنی پڑتی ہے آفتاب کا وہی آفتاب ہے۔ زمین کے تمام جانداروں کی وہی جان ہے۔ سچا زندہ خدا وہی ہے مبارک وہ جو اس کو قبول کرے۔

○ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے۔ ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو اور ایسے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے۔

○ خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں سو تم خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو۔ اور آسمانی قہر سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات ہے۔

○ اے امیرو اور بادشاہو! اور دولتمندو! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اس کی تمام راہوں میں راستباز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اسی میں عمر بسر کر لیتے ہیں اور موت کو بھی یاد نہیں رکھتے۔

○ بدظنی بہت بری چیز ہے انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے۔ اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (-) تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو۔ اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔

○ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (-) یعنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور حدیث میں ہے (-) تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعائیں کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔

ڈاکٹر کی ہدایتوں پر چل
نسخہ اس کا لکھا ہوا نہ بدل
نصف صحت تو اعتماد سے ہے
نصف ہوتی ہے ڈاکٹر کا عمل

ابو الاقبال

○

اک گام پہ امید ہے اک گام پہ ڈر بھی
منزل تو ملے ختم تو ہو میرا سفر بھی

نسان کی ہر سوچ دوراہے پہ کھڑی ہے
کچھ لوگ اِدھر بھی ہیں تو کچھ لوگ اُدھر بھی

اے راحتِ مفقود مرا نام نہ لینا
چھِن جائیں نہ مجھ سے مرے آدابِ ہُنر بھی

توفیقِ دُعا بھی ہے اجابت کی علامت
جو ان کا ارادہ ہے وہی تو ہے اثر بھی

طوفاں کے تھپیڑوں سے مفر کسکو میسّر
طوفان نے جب گھیر لیا بحر بھی بَر بھی

دَم بھرتے ہیں احباب مری ہمسفری کا
چلتی ہے مرے ساتھ مری راہگذر بھی

تمہید میں پوشیدہ ہیں تکمیل کے آثار
ہر شام کے تارے میں چمکتی ہے سَحر بھی

کل پوچھیں گے وہ ہر کہ ومہ سے مرا احوال
لیتے ہی نہیں آج جو بھُولے سے خبر بھی

مَیں دُور کی آواز کو پہچان رہا ہوں
اے کاش نسیم آئے صدا بارِ دِگر بھی

نسیم سیفی

ہستی باری تعالیٰ کا عظیم الشان ثبوت

قبولیتِ دعا ہے

جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کے ثبوت میں اور ہزاروں ہزار ثبوت دیئے ہیں وہاں ایک نہایت زبردست اور عظیم الشان ثبوت قبولیت دعا کا بھی دیا ہے۔ باقی جس قدر ثبوت ہیں ان کا کثیر حصہ ایسا ہے کہ جن سے ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت تو مل جاتا ہے لیکن ان سے انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ لیکن یہ ثبوت ایسا ہے کہ ایک پنتھ دو کاج۔ جہاں اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہے وہاں انسان خود بھی بہت بڑا فائدہ حاصل کر لیتا ہے۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔

لجنہ کالم

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۴ء کے موقعہ پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

میں اس امر کے اظہار سے رک نہیں سکتا کہ جہاں ہماری جماعت کے مردوں کے لئے ذہنی ترقی کے راستے طے کرنے باقی ہیں وہاں ہماری جماعت کی عورتوں کے لئے بھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ بلکہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مردوں کی نسبت عورتوں میں ابھی دینی ترقی کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

دینی اور دنیاوی حالت اور چیز ہے اور کام کرنے کی قابلیت اور چیز ہے۔ ایک ہیں کہ انہیں دل میں بہت جوش ہے مگر ان کے لئے سامان نہیں یا سامان تو ہیں مگر انہیں استعمال نہیں کر سکتے۔ مثلاً ایک آدمی بیمار ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اچھا ہو جاؤں اور کون سا بیمار ہے جو یہ نہ چاہتا ہو کہ مجھے صحت ہو جائے مگر وہ جنگل میں ہے جہاں کوئی معالج یا ڈاکٹر نہیں مل سکتا یا اگر حسن اتفاق سے مل تو سکتا ہے لیکن اس کے پاس ڈاکٹر کو دینے کے لئے فیس نہ ہو یا اگر فیس ہو بھی تو دوائی نہیں تو محض اچھا ہونے کی خواہش اور جوش سے وہ تندرست نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح بعض دفعہ انسان کے دل میں جوش تو ہوتا ہے مگر اس کو سامان میسر نہیں آتے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جوش بھی ہوتا ہے اور سامان بھی میسر آجاتے ہیں مگر ان سامانوں سے کام لینا نہیں آتا۔ تو وہ جوش اور وہ سامان کسی کام نہیں آتے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پہلے دل میں تڑپ ہو اور جوش ہو اور پھر سامان ہوں اور ان سامانوں کے استعمال کا علم ہو۔ یہی حالت ہماری عورتوں کی ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل میں دین کی تعلیم اور (دین حق) کے حاصل کرنے کی خواہش ہے لیکن اس کے پورا کرنے کے سامان میسر نہیں۔ کتنا ہی شوق اور جوش ہو کہ خدا کی راہ میں کام کریں لیکن اگر سامان ہی نہ ہوں اور نہ ان کے استعمال کا طریقہ آتا ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا عورتیں جماعت کا ایک ایسا حصہ ہیں کہ جب تک ان کی تعلیم و تربیت اس طرح نہ ہو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت کی ترقی اور تربیت میں بڑی سخت روک رہے گی۔ ان کی مثال اس ہیرے والے کی ہوگی جو اس کے استعمال سے بے خبر ہو وہ اسے ایک گولی سمجھ کر پھینک دیتا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں بمبئی گیا۔ ان دنوں وہاں ایک شخص پر مقدمہ چل رہا تھا کہ اس نے چوری کے ہیرے خریدے ہیں۔ بات یہ تھی کہ ایک جوہری جا رہا تھا۔ جاتے ہوئے اس کے ہیروں کی پڑیہ گر گئی جو ایک لڑکے کے ہاتھ آئی۔ پندرہ سولہ ہیرے تھے۔ اس نے سمجھا کہ شیشے کی گولیاں ہیں۔ حالانکہ وہ کئی لاکھ کے ہیرے تھے ایک شخص نے دیکھا کہ ہیرے ہیں اس نے پیسہ کے چار چار خرید کر لئے۔ اس بچہ کو معلوم نہ تھا کہ کیا چیز ہے اور ان کا استعمال کیا ہے۔ اسی طرح ہمارے ہاتھ میں کیسی ہی قیمتی چیز ہو اگر ہمیں علم نہیں یا اس کا استعمال نہیں جانتے تو اس کی گویا کچھ بھی قیمت نہ ہو گی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری عورتوں کے دل میں جوش ہے ان کو خدا سے ملنے کی تڑپ ہے خدا کی راہ میں کام کرنے کے لئے بیقرار ہیں۔ مگر ہم ان کے لئے اب تک کوئی سامان نہیں کر سکے۔

یورپ میں میں نے دیکھا ہے کہ مقابلۂ علم کے لحاظ سے وہاں کی عورتوں کا یہاں کی عورتوں سے مقابلہ جانور اور آدمی کا مقابلہ ہے۔ وہاں ہر ایک عورت تعلیم یافتہ ہے۔ کوئی عورت ایسی نہ ہوگی کہ تعلیم یافتہ نہ ہو۔ اور کوئی عورت اس قسم کی نہیں مل سکتی جو اس بات کو سمجھتی نہ ہو کہ تعلیم کی کیا قدر ہوتی ہے۔ اور اس کی قوم کو کس طرح فائدہ اٹھانا چاہئے۔ وہاں میں نے دیکھا ہے کہ عورتیں مردوں کی طرح میدان عمل میں نکلتی ہیں۔ وہ ویسی ہی تقریریں کرتی ہیں جیسی مرد تقریر کرتے ہیں۔ وہ اسی طرح مختلف قسم کی سوسائٹیوں میں شریک ہوتی ہیں جیسے مردان کے ممبر ہوتے ہیں۔ اور وہ تمام معاملات میں مردوں کی طرح اس سوسائٹی میں دخل دیتی ہیں۔ ملکی معاملات اور حکومت کے کام میں بھی اسی طرح دخیل ہیں۔ جس طرح مرد- پارلیمنٹ کی ممبر بنتی ہیں مردوں کی طرح معقولیت سے پارلیمنٹ کے کاموں میں حصہ لیتی ہیں۔ یورپ میں کوئی میدان نہیں جہاں مرد جائیں اور عورتیں نہ جائیں۔ وہاں عورتیں مردوں سے لڑتی ہیں کہ ہمیں کیوں کام پر نہیں جانے دیتے اور مطالبہ کرتی ہیں۔ اور اپنے مطالبات میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ انسانیت کے لحاظ سے مرد اور عورت دونوں برابر ہیں خدا نے جیسے دو آنکھیں۔ دو کان۔ زبان ناک۔ وغیرہ اعضاء برابر بنائے۔ دل دونوں میں ہے۔ ہاتھ پاؤں دونوں کے ہیں۔ اپنے علم کے مطابق جو مرد کر سکتا ہے عورت بھی کر سکتی ہے۔ بے شک بعض کام ہیں جو عورتیں نہیں کر سکتیں۔ جیسے جنگ کا کام مگر پھر بھی بہت سی عورتیں ملتی ہیں جنہوں نے میدان جنگ میں بھی اپنی قابلیت کے جوہر دکھلائے۔ ایک موقع پر ابو سفیان کی بیوی نے اسلام کی وہ خدمت کی جو مرد نہیں کر سکتے تھے۔ عیسائیوں کی فوج دس لاکھ تھی۔ اور مسلمان مرد ساٹھ ہزار تھے۔ کافروں نے ایسا حملہ کیا کہ مسلمان بھاگنے لگے۔ اسلامی لشکر عرب سے دور تھا۔ اور انہیں بہت خطرہ ہو گیا۔ جب یہ لشکر بھاگتا ہوا عورتوں کے خیمہ کے پاس پہنچا تو ہندہ جس نے کفر کے زمانہ میں حضرت حمزہؓ کی لاش کے ناک۔ کان۔ کٹوا دیئے تھے نے اپنے خیمہ کی چوبیں اٹھالیں اور عورتوں سے کہا کہ تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے باپ بھائی وغیرہ کو روکے کہ وہ یہاں نہ آئیں واپس جا کر لڑیں۔ ابو سفیان خود بھی آ رہے تھے اس لئے ہندہ نے ابو سفیان کے گھوڑے کو ڈنڈے مار کر پیچھے پھیر دیا اور کہا کہ اگر اس طرح بھاگ کر آؤ گے تو اپنے ہاتھ سے قتل کر دوں گی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کا لشکر جو بیدل ہو کر واپس آرہا تھا۔ پھر پیچھے مڑا اور دس لاکھ کو شکست فاش دی وہ فتح محض عورتوں کی بہادری کا نتیجہ تھی۔

میں یہ کہہ رہا تھا کہ یورپ میں عورتیں مردوں سے ہمیشہ مطالبہ کرتی رہتی ہیں کہ ہمیں کام کیوں نہیں کرنے دیتے۔ جس کانفرنس میں میں گیا تھا اس کی سیکرٹری ایک عورت تھی۔ محنت سے کام کرتی تھی۔ میں نے وہاں کے حالات مطالعہ کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ہمارے ملک کے مردوں کے دماغ وہاں کے مردوں سے اچھے ہیں اور عورتوں کے دماغ بھی وہاں کی عورتوں سے اچھے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ جو بات ہمارے یہاں کی ان پڑھ زمیندار عورتیں آسانی سے سمجھ سکتی ہیں وہاں کے تعلیم یافتہ مردوں کو سمجھنے میں دقت ہوتی ہے۔

دماغی حیثیت سے ہمارے دماغ اچھے ہیں۔ ایسا ہی عورتوں کے دماغوں کی حالت ہے۔ پس اس افسوس کے بعد کہ ہماری عورتوں کی تعلیم و تربیت کے انتظام میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے میں اپنی جماعت کی عورتوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی کمزوریوں کے خیال کو چھوڑ کر دینی اور دنیاوی تعلیم میں کوشش کریں۔ وہ یاد رکھیں کہ محض جوش کام نہیں آتے جب تک اس کے ساتھ علم و ہنر نہ ہو۔ میں جانتا ہوں کہ تم میں سے بہتوں کے دل میں جوش ہے کہ وہ خدمت دین کریں مگر یہ جوش اس وقت کام آئے گا۔ جب علم و تربیت کے ساتھ ہو۔ اگر تعلیم و تربیت نہ ہو تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہو گا۔ پس اگر تم چاہتی ہو کہ کوئی کام کریں تو علم حاصل کرو اور سیکھنے کی کوشش کرو۔ علم تمہیں وہ قابلیت عطا کرے گا کہ تم کام کرنے کے طریق سے واقف ہو جاؤ گی۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقین عمل

۲۸- فروری ۱۹۴۱ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا:-

میں دیکھتا ہوں کہ (-----) میں اخلاق کی طرف بہت ہی کم توجہ ہے بلکہ ابھی تک احمدیوں نے بھی اخلاق کی اہمیت کو نہیں سمجھا میرے سامنے اس وقت تحریک جدید کے بورڈنگ کے بچے بیٹھے ہیں میں نے تحریک جدید کے مطالبات میں ایک شق اخلاقِ فاضلہ کی بھی رکھی ہوئی ہے۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ ان بچوں کے سپرنٹنڈنٹ اور اساتذہ وغیرہ اخلاق کی اہمیت کو ان پر پورے طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ اس لئے کہ تحریک جدید کے بورڈنگ سے نکل کر جو طالب علم باہر گئے ہیں۔ ان کے متعلق بھی کوئی زیادہ اچھی رپورٹیں نہیں آرہی ہیں۔ حالانکہ ان کے ماں باپ کی اپنے بچوں کو تحریک جدید کے بورڈنگ میں داخل کرنے کی اصل غرض یہ تھی کہ تعلیم کے علاوہ ان کی اعلیٰ تربیت ہو۔ ان میں محنت کی عادت ہوتی۔ ان میں اعلیٰ درجہ کی دیانت داری پائی جاتی۔ ان میں ہمدردی کا مادہ ہوتا۔ ان میں سچ کا مادہ ہوتا۔ ان میں قربانی اور ایثار کا مادہ ہوتا اسی طرح وہ ہر کام کو کرتے وقت عقل سے کام لیتے اور وقت کی پابندی کرتے اور یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جب تک ان کو بار بار دہرایا نہ جائے اور جب تک بچوں کو ان باتوں پر عمل نہ کرایا جائے اس وقت تک وہ قوم اور دین کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتے۔ یہ اخلاق ہی ہیں جو انسان کو کہیں کا کہیں پہنچا دیتے ہیں چنانچہ جن لوگوں کو محنت سے کام کرنے کی عادت ہوتی ہے وہ خواہ کسی ملک میں چلے جائیں انہیں کامیابی ہی کامیابی حاصل ہوتی چلی جاتی ہے۔ مگر جو ست ہوتے ہیں انہیں گھر بیٹھے بھی کوئی کام نظر نہیں آتا۔ میں نے دیکھا ہے بعض افسر سارا دن فارغ بیٹھے رہتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے محکمہ میں کوئی کام ہی نہیں۔ انہیں کبھی یہ نہیں سوچنے کی توفیق ملی کہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رقیہ خالد

کسی کو حقیر نہ سمجھو

لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتاب تکبر میں مصنفہ رقیہ خالد کہتی ہیں (بچوں سے خطاب کرتے ہوئے):۔

ان چند واقعات سے آپ نے یقیناً سبق سیکھا ہو گا کہ جاہ و جلال' شان و شوکت' اور طاقت پر گھمنڈ کرتے ہوئے کسی کو حقیر مت سمجھو۔ کسی کو دکھ دینے والے الفاظ مت کہو۔ کسی کی بات سن کر جاہلوں کی طرح طیش میں مت آؤ۔ حوصلہ کرو اور غور کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگو کہ وہی اصل حقیقت ظاہر کردے۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں ایک بات واضح کرنا چاہوں گی کہ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اچھا پہنتا ہے۔ خوبصورت اور قیمتی جوتا پہنتا ہے۔ یا سر کو بہترین شے سے ڈھانپتا ہے تو حاسد اور کم ظرف لوگ کہتے ہیں کہ اچھا لباس پہن کر ہمیں اپنی شان دکھاتا ہے۔ نہیں۔ ایسا نہیں اچھا لباس پہننا اور وقار سے چلنا رسول کریم ﷺ کے عین فرمان کے مطابق ہے۔ ایک حدیث۔

"ایک مرتبہ حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس صحابہؓ بیٹھے تھے۔ دین کی باتیں ہو رہی تھیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہو گا اللہ اس کو جنت میں داخل نہیں ہونے دے گا۔ (تو) ان میں سے ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو۔ جوتی اچھی ہو۔ وہ خوبصورت نظر آئے۔ کیا یہ تکبر ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ یہ تکبر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جمیل ہے' خوبصورتی اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر در اصل یہ ہے کہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو ذلیل سمجھے اور ان سے بری طرح پیش آئے۔"

اس حدیث مبارکہ سے جہاں ہمیں یہ علم ہوا کہ تکبر کیا ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ تکبر دو قسم کا ہے۔

اول حق کا انکار دوئم خلق خدا کو ذلیل سمجھنا۔ ان کو حقیر جاننا۔ حق کے انکار کا تو میں پہلے ذکر کر چکی ہوں۔ اب دوسری قسم کے متعلق کچھ ذکر کروں گی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اے مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے اسے حقیر سمجھ کر مذاق نہ کرے ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہو اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کو حقیر سمجھ کر ان سے ٹھٹھا کریں۔ ممکن ہے کہ وہ (دوسری عورتیں) ان سے بہتر ہوں۔

ان آیات سے انسان کو تکبر سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ بندہ کو حقیر نہ سمجھنے کا سبق دیا گیا ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ محفل میں بعض عورتیں یا بچیاں کسی عورت کو اس کی غیر موجودگی میں مذاق کا نشانہ بنا لیتی ہیں۔ اسی طرح نہ صرف غیبت کا جرم کرتی ہیں بلکہ ان کا یہ فعل ایک تکبر ہوتا ہے سو اس گناہ سے بچنے کے لئے تقویٰ اختیار کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنی چاہئے۔ خدا ہی ہے جو ہمیں شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ بعض قومیں صرف تکبر کے نتیجے میں ہلاک ہوئیں۔ آپ نے یہ ضرب المثل تو سنی ہوگی کہ غرور کا سر نیچا۔ ایک بات ذہن نشین کرلیں کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ عاجزی پسند کرتا ہے انکساری اسے بہت محبوب ہے کسی شخص کو اپنے عمل پر فخر نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی نیک کام کرکے یہ سمجھے کہ میں خدا تعالیٰ کے حضور مقبول ہو گیا ہوں۔ پھر نیک کام کرکے اس کے لئے صلہ کی امید نہ رکھو۔ کوئی نیک کام اس غرض کے لئے نہیں کرنا کہ خدا تعالیٰ جنت عطا فرمائے۔ حضرت حسن بصریؒ اکثر دعا کیا کرتے تھے کہ:

اے خدا اگر میں دوزخ کے خوف سے تیری عبادت کرتا ہوں۔ تو مجھے دوزخ کی آگ میں جلا دے۔ اگر میں جنت کی خواہش میں تیری عبادت کرتا ہوں تو مجھ پر جنت کے دروازے بند کردے۔ لیکن اگر میں تیری خاطر تیری عبادت کرتا ہوں تو مجھے اپنے جمال ابدی سے محروم نہ رکھ۔"

حضرت امام جماعت الثانی نے بھی یہی تلقین کی ہے۔

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

آپ نے یہ محاورہ اکثر سنا ہو گا "نیکی کر دریا میں ڈال" بندے کا کام ہے کہ حتیٰ الوسع حقوق اللہ بجالائے۔ اور حقوق العباد میں بھی غفلت نہ برتے۔ باقی یہ خدا تعالیٰ کی مرضی ہے کہ بخشے یا نہ بخشے۔ خطائیں معاف کرے یا نہ کرے۔ کوئی پتہ نہیں کہ انسان کی کون سی ادا اس کو پسند آجائے۔

جہاں ہمیں تکبر جیسی لعنت سے بچنا چاہئے وہاں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ تکبر جیسی مرض انسان میں کیونکر پیدا ہوتی ہے۔ ہر انسان کے دماغ میں کس طرح سرایت کرتی ہے۔

انسان کے پاس بہت دولت ہو جائے طاقت کے ذریعہ غریبوں پر چھا جائے تو پھر ان دونوں چیزوں کا نشہ اس کے دماغ میں سرایت کرکے غرور اور تکبر کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ ایسا حکمران یہ سمجھتا ہے کہ میں بھی اس کا رزاق ہوں میرے منہ موڑ لینے سے یہ بھوکا مرجائے گا۔ اپنے ماتحتوں سے ہتک آمیز سلوک کرتا ہے۔ یہ تمام کمزوریاں انسان کے دماغ میں تکبر کو جنم دیتی ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ "دوزخی شریر' مغرور اور متکبر لوگ ہوں گے۔"

جو باتیں آپ نے پڑھی ہیں اس سے یہ سبق حاصل ہوا ہو گا۔ کہ انسان کو کسی موقع پر بھی غرور اور تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ کسی سے بد کلامی نہیں کرنی۔ کسی کو اپنے سے کم تر نہیں سمجھنا۔ کسی پر زبان یا عمل سے اپنی فوقیت نہیں جتانی۔ یقیناً تکبر کی طرف یہ پہلا قدم ہے۔ اصل فوقیت وہ ہے جو انسان اپنے اچھے کردار اور گفتار سے ظاہر کرتا ہے۔ یاد رکھیں ہمیشہ عاجزی اور انکساری کا اظہار ہو۔ جب ایسی مرض حملہ کرے تو اسی وقت اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی جائے۔ نمازوں کو باقاعدگی اور شرائط سے پڑھیں۔ نماز عاجزی بھی پیدا کرتی ہے۔ (پھر بچوں سے خطاب) میں آپ سے امید کرتی ہوں کہ آپ تکبر جیسی موذی شئے سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے عاجز بندے بننے کی کوشش کریں گے۔ خدا آپ کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

صادقہ فضل

اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا

صادقہ فضل صاحبہ اپنی کتاب میں مزید لکھتی ہیں:۔

ایک بار چند صحابہؓ نے دریافت کیا کہ آپ آنحضرت ﷺ کی اندرونی زندگی کے بارہ میں کچھ بتائیں۔ حضرت ام سلمہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ کا ظاہر اور باطن ایک جیسا ہے۔ جب حضور ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے آپ سے یہ واقعہ بیان کیا آپؐ نے سن کر فرمایا تم نے بہت اچھا کہا۔ آپ کبھی کسی سائل کو دروازے سے خالی ہاتھ نہ لوٹاتیں۔ ایک بار ان کے گھر کچھ مرد اور عورتیں آئیں اور عاجزی سے سوال سے کیا اس وقت حضرت ام سلمہؓ کے پاس ام الحسن بھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ انہوں نے ان لوگوں کو ڈانٹا اور چلے جانے کو کہا۔ جب آپ نے یہ سنا توان کو منع کیا اور کہا کہ اے ام الحسن ہمیں ڈانٹنے کا حکم نہیں ہے۔ پھر لونڈی سے کہا ان کو منع کیا ان کو کچھ نہ کچھ ضرور دو۔ چاہے ایک ایک کھجور ہی ہاتھ پر رکھ دو۔ بڑی عقل مند اور سمجھدار تھیں۔ معاملہ کی تہہ تک پہنچ جاتیں بہت صاحب الفراست خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی پرورش اور تربیت بہت عمدگی سے کی۔

حضرت ام سلمہؓ کو یہ شرف بھی حاصل تھا کہ آپ قرآن کریم آنحضرت ﷺ کے طرز پر پڑھ سکتی تھیں ایک بار ایک شخص نے ان سے آنحضرت ﷺ کی قرات کے بارہ میں دریافت کیا کہ آپؐ کا قرآن کریم پڑھنے کا کیا انداز تھا۔ حضرت ام سلمہؓ نے بالکل آپ ہی کی طرز پر پڑھ کر سنایا۔ آپؐ ایک ایک آیت کریمہ کو الگ الگ کرکے پڑھتے تھے ویسا ہی انہوں نے پڑھا۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ شوہر کی زندگی میں تو بیوی اس کی مرضی کے مطابق سب کام کرتی ہے مگر اس کی وفات کے بعد وہ اکثر باتوں کو بھلا دیتی ہے اس کی سب باتوں پر عمل کرنا ضروری خیال نہیں کرتی۔ خاص طور پر روپے پیسے کے معاملہ میں بہت ہوشیار ہو جاتی ہے کہ کہیں رقم خرچ کرنے سے تنگ دست نہ ہو جائے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ ازواج ان تمام باتوں سے بہت بالا نظر آتی ہیں۔ شریعت کی رو سے آپؐ کی بیویوں سے شادی منع ہے وہ سب مسلمانوں کی مائیں تھیں۔ رسول کریم ﷺ نے جو تعلیم دی سب نے بعد میں بھی اس پر پورا پورا عمل کیا۔ ہم جب تاریخ میں پڑھتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد کس طرح آپ کی پاک بیویوں نے اپنی زندگی نہایت پاکیزگی سے پروقار انداز میں گزاری تو دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔ اور یہی خواہش ہوتی ہے کاش ہم سب بھی ان کے نمونہ پر چلیں اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی ہوں۔ آپؐ کی جو ازواج آپؐ کی رحلت (یعنی وفات) کے بعد زندہ رہیں ان سب کی صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ بے حد عزت واحترام کرتے تھے۔ وہ بھی اپنی روحانی اولاد سے محبت بھرا سلوک کرتی تھیں۔ ہر دکھ سکھ میں برابر شریک ہوتیں انہوں نے بہت سی یتیم بچیوں کو پالا ان کی شادیاں کیں بیوہ خواتین کی خبر گیری کی غریبوں کی امداد کرنا ہمیشہ اپنا فرض اولین خیال کیا۔

یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کرلینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے مغز تو اس کے اندر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر راجا نصر اللہ خاں

دیارِ مغرب کی کچھ اور اچھی باتیں

کچھ عرصہ قبل موقر "الفضل" نے برطانیہ میں رائج طرز خطوط نویسی سے متعلق خاکسار کی ایک تحریر شائع کی تھی جس کے بعد خاکسار نے برطانیہ کے بعض اہم اداروں محکمہ ڈاک اور پولیس وغیرہ کے متعلق اپنے مشاہدات و تجربات قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کئے تھے۔ اب قارئین کرام کی ضیافت طبع کے لئے چند اور خوشگوار یادیں پیش کی جاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے یہ عرض کرنا ہے کہ یوں تو اپنے وطن کی محبت ہر دل میں پائی جاتی ہے لیکن بیرون ملک جا کر وطن کی یاد اور محبت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب بھی وطن سے آنے والے کسی نئے شخص سے ملاقات ہوتی اس سے سب سے پہلے یہ سوال کیا جاتا

اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یاران وطن

پیارے پاکستان اونچی تیری شان

جیسا کہ سابقہ مضمون میں "دیار مغرب کی چند خوشگوار یادیں" میں عرض کر چکا ہوں کہ خاکسار پہلی بار ۱۹۶۸ء (مارچ) میں برطانیہ گیا تھا۔ یہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سن پینسٹھ کی تاریخی جنگ کے کوئی اڑھائی سال بعد کا زمانہ تھا اور صدر ایوب خان ابھی عہدہ صدارت پر متمکن تھے۔ یہ جنگ افواج پاکستان نے بڑی دلیری اور کامیابی سے لڑی تھی اور پوری پاکستانی قوم فرد واحد کی طرح اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اس جرات اور اتحاد کی وجہ سے بیرونی دنیا میں بھی پاکستان کا وقار بہت بلند ہوا۔ مجھے یاد ہے کہ برطانیہ کے قیام کے دوران کئی انگریز دوستوں نے دوران گفتگو یہ فقرہ کہا۔

"ایوب خان (مختلف مسائل کے لحاظ سے) پاکستان کا نجات دہندہ ہے"

ان غیر ملکی لوگوں سے یہ جملہ سن کر ایک طرف وطن عزیز کی اس وقت کی ساکھ اور تمکنت کو محسوس کر کے دل و دماغ میں ایک جذبہ افتخار پیدا ہوتا تو دوسری طرف حب وطن اور خدمت وطن کے حوالے سے دل میں صدر ایوب خان کی قدر و منزلت اور بڑھتی۔

جب الوطنی کا ایک واقعہ قیام برطانیہ کے عرصہ میں ایک دفعہ لندن میں خاکسار ایک ایسے سمپوزیم میں شریک ہوا جس میں برطانوی باشندوں کے علاوہ ایک بھارتی سکھ اور ایک اور پاکستانی صاحب بھی موجود تھے۔ ایک انگریز مقرر برطانیہ کے پبلک سروس کے ڈھانچے کا تعارف اور تفصیلات پیش کر رہے تھے۔ ہمارے پاکستانی دوست کو نہ جانے کیا سوجھی کہ انہوں نے مقرر پر ایک غیر ذمہ دارانہ سوال کر دیا۔ انگریز مقرر غصے میں آ کر کہنے لگا "کیا آپ کے ملک پاکستان میں اس طرح کا عمل روا رکھا جاتا ہے" مجھے مقرر کے پاکستان سے متعلق یہ ریمارکس سن کر بے حد رنج ہوا اور میں فوراً بول اٹھا۔

"کہ پاکستان کا ان صاحب کے غیر ذمہ دارانہ رویے سے کیا واسطہ ؟؟" ان لوگوں میں اپنی غلطی کو تسلیم کرنے کا ایسا جذبہ ہے کہ وہ انگریز مقرر فوراً معذرت پر اتر آئے اور کہنے لگے "میں بہت متأسف ہوں کہ میں نے یہ الفاظ کہہ دیئے"۔

غالب نے کیا خوب کہا ہے:۔

روک لو گر غلط چلے کوئی
بخش دو گر خطا کرے کوئی

بابائے قوم کے لئے غیرت کا مظاہرہ

دوسرا واقعہ ۱۹۶۹ء کا ہے۔ برطانیہ میں "ٹائمز" کو بہت وقیع اور اعلیٰ معیار کا اخبار سمجھا جاتا تھا۔ خاکسار بھی اسی اخبار کا خریدار تھا۔ ایک دفعہ "سنڈے ٹائمز" نے "سیسل کنگ کی یادداشتیں" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا جس میں مضمون نگار نے حق و انصاف کا خون کرتے ہوئے قائداعظم کے متعلق ایسے دلآزارانہ اور اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ استعمال کئے جنہیں یہاں لکھا نہیں جا سکتا۔ مجھے یہ الفاظ اور مضمون پڑھ کر از حد دکھ ہوا اور فوراً پاکستانی سفارت خانہ کے ہائی کمشنر کے نام ایک خط میں اپنے غم و رنج کا اظہار کیا اور درخواست کی کہ وہ اس سلسلہ میں بھرپور احتجاج کریں۔ اس دردمندانہ خط کا جو جواب قائمقام ہائی کمشنر کی طرف سے موصول ہوا وہ اتفاق سے خاکسار کے ضروری کاغذات کے پلندہ میں محفوظ ہے۔ اس خط کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

پاکستانی ہائی کمیشن
لندن ایس ڈبلیو
۶۔ مارچ ۱۹۶۹ء

ڈیئر مسٹر خان

مسٹر سیسل کنگ کی یادداشتوں کے متعلق آپ کے ۴ مارچ کے خط کا شکریہ۔ ان کی طرف سے قائداعظم کے کردار پر انتہائی قبیح اور شرمناک حملے کی وجہ سے آپ کو جو صدمہ ہوا ہے میں پورے صمیم قلب کے ساتھ اس میں آپ کا شریک ہوں۔ آپ کو پریس کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہو گا کہ ہم نے دفتر خارجہ سے سخت ترین الفاظ میں احتجاج کیا ہے۔ اس بارہ میں میں نے "سنڈے ٹائمز" کے ایڈیٹر کو بھی خط لکھا ہے۔

آپ کا مخلص
افضل اقبال قائمقام ہائی کمشنر

صفائی کا اہتمام وطن عزیز سے محبت اور قائداعظم کے لئے حمیت کے دو تین واقعات کے بعد پھر سے خطہ مغرب کی طرف مڑتا ہوں۔ سارے یورپ میں صفائی کی طرف بہت توجہ دی جاتی ہے۔ اجتماع کی جگہوں، پارک، سٹیشن، دفتر وغیرہ میں کاغذ اور چھلکے وغیرہ پھینکنے کے لئے DUST-BIN (کوڑا کرکٹ کا ڈبہ) کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے اور لوگ ان کا استعمال بھی ٹھیک کرتے ہیں۔ بڑے چھوٹے پارک اور اسٹیشن وغیرہ جیسی جگہوں پر اپنی پسند یا ضرورت کے مطابق پھل، سینڈوچ اور مشروب کھاتے پیتے رہتے ہیں لیکن تمام چھلکے اور خالی ڈبے وغیرہ وہ کوڑا کرکٹ کے لئے رکھے ہوئے ڈبوں میں ہی پھینکتے ہیں۔ آپ کو ادھر ادھر پھلوں کے چھلکے یا کاغذوں کے ٹکڑے بکھرے پڑے نظر نہیں آئیں گے لیکن ایک دفعہ میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ میں ٹیوب (زمین دوز ریل) کے انتظار میں ایک انڈر گراؤنڈ سٹیشن پر کھڑا تھا کہ ایک نوجوان نمودار ہوا۔ اس نے لاپرواہی سے سگریٹ سلگایا اور ماچس کی تیلی واپس پلیٹ فارم پر پھینک دی۔ عین اسی لمحے ایک معمر انگریز جو پاس ہی کھڑا تھا اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "یہ ماچس کی تیلی آپ کو سامنے نصب شدہ ڈسٹ بن میں پھینکنی چاہئے" وہ نوجوان بھی صحیح معنوں میں کوئی Litter-Lout (گند پھیلانے کا رسیا) تھا۔ اس نے اس بزرگ شخص کی نصیحت پر کان نہ دھرے۔ اس پر اس معمر شخص نے خود اپنے ہاتھ سے وہ جلی ہوئی ماچس کی تیلی اٹھائی اور ڈسٹ بن میں پھینک دی۔ گویا اس قوم کے ایک لاپرواہ فرد نے ایک غلطی کی تو دوسرے ذمہ دار شخص نے اس کا احساس کرتے ہوئے پہلے شخص پر عائد ہونے والا فرض خود ادا کر دیا۔ اور قومی روایات میں جھول نہ آنے دیا بلکہ اس غیر ذمہ دار نوجوان کو بھی اچھے طریقے سے ایک سبق سکھایا۔

مجبوری میں بھی رکھ رکھاؤ میں نے اپنی یادداشت پر بہت زور دیا ہے۔ مجھے برطانیہ میں دو سالہ قیام (۶۸-۶۹) کے دوران صرف ایک دو آدمی راہ گیروں سے خیرات وصول کرتے یاد پڑتے ہیں۔ لیکن وہ خیرات اس طرح نہیں تھی کہ بیچ بازار میں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا گھروں میں بے تحاشا دستک دے کر چیخ و پکار کر رہے ہیں اور کسی کی معذرت یا مجبوری کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہر ایک سے خیرات دینے پر اصرار کر رہے ہیں۔ اور صبح شام بھیک مانگ رہے ہیں بلکہ ہم نے تو اپنے یہاں بڑے بڑے شہروں میں یہ بھی دیکھا ہے کہ ادھر کوئی تھکا ماندہ راہگیر یا مسافر اپنی پیاس یا بھوک مٹانے کے لئے لئے کوئی خور و نوش کی چیز خریدتا ہے اور ابھی اسے شروع بھی نہیں کر پاتا کہ ادھر سے باری باری چار پانچ بھکاری اس کا باقاعدہ "گھیراؤ" کر لیتے ہیں اور اس کا کھانا پینا حرام کر دیتے ہیں۔ ہاں تو جملہ معترضہ کی معذرت کے بعد عرض کرتا ہوں" میں ایک دفعہ لندن کی ایک معروف سڑک سے گذر رہا تھا تو اچانک کانوں میں خوشگوار موسیقی کی آواز پڑی۔ اس طرف مڑ کر دیکھا تو ایک شخص خاموشی اور تحمل سے کھڑا ستار وغیرہ کی قسم کی کوئی چیز بجا رہا تھا۔ کئی لوگ اس کی طرف متوجہ ہوتے اور بڑھتے۔ مجھے تھوڑی دیر بعد معلوم ہوا کہ وہ شخص آنکھوں سے معذور تھا۔ وہ صرف ساز بجائے جا رہا تھا۔ منہ سے نہ صدا لگاتا نہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلاتا۔ سننے اور دیکھنے والے خود ہی اس کی طرف بڑھتے اور ساز کے سرے پر موجود ایک خانے میں کوئی سکہ ڈال دیتے۔ یعنی اس شخص کی غربت اور معذوری اور نابینائی کے باوجود اس میں ایک رکھ رکھاؤ تھا۔ ایسا رکھ رکھاؤ اور تحمل کہ آپ اسے ضرور تمند یا حاجت مند اور مستحق تو کہہ سکتے ہیں لیکن اسے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے والا یا بھکاری کا نام ہرگز نہیں دے سکتے۔ کیونکہ وہ کوئی پیشہ ور۔ طماع یا چمٹ جانے والا بھیک منگا نہیں تھا۔

خدا تعالیٰ کے احکام کی قدر کرنا ہی خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے

فرمانبرداری کا معیار ہے کہ ایک طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

شمالی کوریا اور امریکہ میں سمجھوتہ طے پا گیا

شمالی کوریا اور امریکہ کے درمیان ایٹمی مسئلے پر اٹھ کھڑے ہونے والے تنازعے میں بالآخر سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ دونوں ممالک ایٹمی مسئلے پر کشیدگی کو دور کریں گے اور آپس میں سفارتی تعلقات بھی قائم کریں گے۔ تاہم دونوں ملکوں نے جنیوا میں ہونے والے ایک ہفتہ کے مذاکرات کے بعد یہ بھی کہا ہے کہ ابھی بہت سے معاملات حل طلب ہیں جن کا تصفیہ وقت کے ساتھ ساتھ ہوتا چلا جائے گا۔ اس میں شمالی کوریا کی ایٹمی تنصیبات کا بین الاقوامی انسپکٹروں کے ذریعے معائنہ بھی شامل ہے۔

امریکہ نے اس سمجھوتے میں کہا ہے کہ وہ شمالی کوریا کی مدد کرے گا کہ وہ ہلکی قسم کے ایٹمی ری ایکٹر بنا لے جو ایٹم بم بنانے والا مواد پیدا نہیں کر سکتے۔

شمالی کوریا نے کہا کہ وہ اپنا ایٹمی پروگرام بدستور منجمد رکھے گا اور ان ہزاروں فیول راڈز کو ری پروسس کر کے ان سے پلوٹونیم حاصل نہیں کرے گا۔ ان فیول راڈز کے ذریعے کم از کم ۵ ایٹم بم بنائے جا سکتے ہیں۔ شمالی کوریا ایٹمی تجدید کے عالمی سمجھوتے این پی ٹی سے بھی منسلک رہے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایٹمی صلاحیتوں میں اضافہ نہیں کرے گا۔

امریکی ٹیم کے سربراہ رابرٹ گلوچی نے کہا کہ یہ پہلا قدم ہے۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ اس قدم کے بعد اب ہم مزید قدم اٹھا سکیں گے۔ اور ابھی بہت سے اقدامات مزید کئے جائیں گے انہوں نے کہا کہ اس سمجھوتے کے تحت اصولی طور پر شمالی کوریا بین الاقوامی انسپکٹروں کے معائنے پر راضی ہے۔ تاہم اس بارے میں کسی ٹائم ٹیبل کا تعین فی الحال نہیں کیا گیا۔

امریکی کوشش سے شمالی کوریا کو ایک ہلکے پانی کاری ایکٹر دیا جائے گا۔ جو اس کی پرانی ایٹمی ٹیکنالوجی کی جگہ لے گا۔ ابھی تک شمالی کوریا نے اپنی ان دو تنصیبات کا کسی کو معائنہ کرنے کی اجازت نہیں دی جس کے بارے میں شبہ ہے کہ اس نے ایٹم بم بنانے کے لئے پلوٹونیم اکٹھا کیا ہے۔ شمالی کوریا کا کہنا ہے کہ یہ اس کی فوجی جگہیں ہیں اور ان کا معائنہ کرنا اس کی قومی سالمیت اور خود مختاری کے منافی ہے۔ شمالی کوریا کی ٹیم کے سربراہ نے کہا کہ مستقبل میں اس کی ایٹمی تنصیبات کے معائنے کی اجازت دینا معائنہ کاروں کی "جانبداری" پر منحصر ہے۔ ماضی میں شمالی کوریا یہ الزامات عائد کرتا رہا ہے کہ انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایسوسی ایشن IAEA کے افسران امریکہ اور جنوبی کوریا کے جاسوس ہیں۔

دونوں ملکوں نے اتفاق کیا ہے کہ وہ ۲۳ ستمبر کو جنیوا میں دوبارہ ملیں گے اور مزید مشکلات کا حل تلاش کریں گے۔ شمالی کوریا کے نمائندے نے کہا کہ جب ہم کو قطعی یقین دہانی حاصل ہو جائے گی کہ ہم کو ہلکے پانی کاری ایکٹر دیا جائے گا تب ہم مزید گریفائیٹ ری ایکٹروں کی تنصیب کا کام بند کر دیں گے۔ اس ری ایکٹر پر ۲۔ ارب ڈالر خرچ آئے گا۔ امریکہ نے کہا کہ وہ اس رقم کی فراہمی کے لئے ایک انٹرنیشنل کنسورشیم قائم کرے گا۔

یاد رہے کہ اس سے قبل شمالی کوریا نے امریکی احکامات کو ماننے سے انکار کیا تھا اور اس سے علاقے میں جنگ کی سی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔

☆O☆

شام / اسرائیل سمجھوتہ؟

امریکی ذرائع نے امید ظاہر کی ہے کہ صدر حافظ الاسد اسرائیل کے ساتھ اس سال کے آخیر تک امن سمجھوتہ پر دستخط کر دیں گے۔ یاد رہے کہ صدر کلنٹن نے بھی یہی تاریخ مقرر کی تھی۔

امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر کے ساتھ سفر کرنے والے ایک اعلیٰ عہدیدار نے بتایا ہے کہ صدر اسد نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ اس سال کے آخیر تک اس معاہدے پر دستخط کر دیں گے۔

یاد رہے کہ شام اسرائیل مذاکرات میں پیش رفت نہ ہونے کی وجہ سے اس سال کے آخیر تک امن سمجھوتے کے طے پا جانے کا معاملہ مشتبہ ہو گیا تھا۔

مسٹر وارن کرسٹوفر نے اپنے طیارے میں واپس واشنگٹن جاتے ہوئے کہا کہ دونوں اطراف کے بارے میں یہ سوچنا غلط ہے کہ وہ صرف اپنی بات پر ہی اصرار کرتے ہیں بلکہ دونوں فریق اس پر غور کر رہے ہیں کہ دوسرا فریق کیا چاہتا ہے۔

ان باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ مذاکرات کے ابتدائی مراحل طے ہو چکے ہیں۔ اور اب دونوں ملکوں کی یہ کوشش ہے کہ آپس میں غور کر کے دیکھا جائے کہ دونوں ملک کس حد تک اپنا اپنا موقف چھوڑ کر اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ دونوں کے درمیان اہم ترین مسائل کون کون سے ہیں اور کس مسئلے پر فریقین سب سے زیادہ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ اس پر سمجھوتہ ہو جائے۔ مسٹر کرسٹوفر کے ساتھی نے بتایا کہ اب دونوں ممالک نے وہ نفسیاتی جنگ ترک کر دی ہے جس میں یہ دیکھا جا رہا تھا کہ دوسرا فریق پہلے بعض رعایتیں دے۔

اسرائیل اس پر تیار ہے کہ علامتی طور پر وہ گولان سے اپنی بعض افواج واپس بلا لے اس کے بدلے میں شام اس کے ساتھ جامع امن سمجھوتہ طے کر لے۔

مسٹر کرسٹوفر نے کہا کہ میرے حالیہ دورے میں، جو تین ماہ میں ان کا چوتھا دورہ تھا، میں نے اسرائیل اور شام کی بعض نئی تجاویز دونوں ملکوں کے لیڈروں تک پہنچائیں۔

اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر رابن نے گزشتہ دنوں ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ شام امن چاہتا ہے۔ لیکن اس میں رکاوٹ یہ ہے کہ وہ امن کی کیا قیمت وصول کرے گا' اور سمجھوتے کا ٹائم ٹیبل کیا ہو گا۔

اسرائیل کے اخبار روزنامہ داوار نے بتایا ہے کہ شام نے تجویز کیا ہے کہ اسرائیل تین مرحلوں میں دو سال کے اندر گولان سے اپنی فوجیں بلا لے اس کے بدلے میں شام اسرائیل سے جامع امن سمجھوتہ طے کر لے گا۔ یہ تجویز اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر رابن تک پہنچا دی گئی ہے۔ اس سے قبل اسرائیلی وزیر اعظم چار سال کے عرصے میں گولان کی پہاڑیاں خالی کرنے پر راضی ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل شام کا کہنا تھا کہ اسرائیل تمام علاقے خالی کر دے اس کے بعد امن کا معاہدہ کیا جائے گا شام کی تجویز کے مطابق اسرائیل موجودہ سال سے ہی اپنی فوجیں واپس بلانے کا کام شروع کر دے گا اور اسرائیل کے آئندہ انتخابات ۱۹۹۶ء تک یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

☆O☆

سربوں کا مسلسل انکار

سربوں کے لیڈر راڈووان نے ایک بار پھر پانچ ملکوں کی طرف سے پیش کردہ امن منصوبہ مسترد کرنے کا اعلان کیا ہے امریکہ اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے سربوں پر دباؤ بڑھایا جا رہا ہے اور بلغراد کی حکومت نے بھی سربوں کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔

امریکہ نے اب ۱۵۔ اکتوبر کی تاریخ مقرر کی ہے اور کہا ہے کہ اگر سربوں نے امن منصوبہ تسلیم نہ کیا تو اس تاریخ کے بعد سلامتی کونسل سے بوسنیا کو اسلحہ کی فراہمی پر سے پابندی اٹھانے کو کہا جائے گا۔ اگر سلامتی کونسل نے یہ پابندی نہ بھی اٹھائی تو امریکہ یکطرفہ طور پر اس پابندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بوسنیا کو اسلحہ فراہم کرے گا۔ امریکہ کا یہ انداز بتاتا ہے کہ وہ سربوں کو امن سمجھوتہ منوانے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھانے کو تیار ہے۔ سلامتی کونسل میں بعض ممالک ابھی تک بوسنیا کے فریقوں مسلمانوں اور سربوں کو اسلحہ کی فراہمی کے مخالف ہیں۔ ان میں روس سرفہرست ہے جبکہ برطانیہ اور فرانس کا موقف بھی یہی تھا۔ تاہم اب جو تازہ اطلاعات ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ فرانس نے اس بارے میں امریکہ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا ہے فرانس کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ان کا ملک اسلحہ کی فراہمی کے کسی منصوبے کی مخالفت نہیں کرے گا۔ تاہم وزیر خارجہ نے یہ بھی کہا کہ ان کے خیال میں اسلحہ کی فراہمی نہ تو بوسنیا کے مسلمانوں اور نہ ہی اقوام متحدہ کی امن فوج کی کارروائیوں یا امن کے لئے مفید ہو گی۔ ان کا خیال ہے کہ اس فیصلے سے اقوام متحدہ کی امن فوجیں ایک کھلی جنگ میں مبتلا ہو جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ بہرحال یہ ایک آخری چارہ کار ہو گا امید ہے کہ پانچ ملکی رابطہ گروپ اس سے پہلے بعض اور اقدامات پر متفق ہو جائے گا۔ ان میں پابندیوں کا سختی سے نفاذ' اور سیکیورٹی زونز پر زیادہ سختی سے عمل درآمد کرانا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ان اقدامات کا فائدہ نہ ہوا تو بہرحال اسلحہ کی فراہمی کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

☆O☆

الجزائر کی صورت حال

الجزائر میں مسلم انتہا پسندوں کی طاقت میں اضافہ ہو رہا ہے اور ملک میں عملاً خانہ جنگی کی سی صورت حال ہے۔ الجزائر نے فرانس سے آزادی حاصل کی تھی۔ فرانس میں اب بھی الجزائر کے ہزاروں باشندے مقیم ہیں۔ الجزائر کی حکومت عام طور پر فرانس کی حمایت پر تکیہ کرتی رہی ہے۔ لیکن اب فرانس نے کہا ہے کہ وہ الجزائر کی ہر قیمت پر حمایت کرنے کا پابند نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم الجزائر کی غیر مشروط حمایت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے یہ بات فرانس میں الجزائری انتہا پسند مسلمانوں کی گرفتاری کے بعد کہی۔ انہوں نے کہا کہ مبصرین کو کس نے یہ اختیار دیا ہے کہ وہ کہیں کہ فرانس ہر قیمت پر الجزائر کی حمایت کرتا رہے گا۔

گزشتہ دنوں الجزائر میں فرانس کے سفارت خانے کے ۵۔ افراد کو اسلامی گروپ نے ہلاک کر دیا تھا۔ جس کے جواب میں فرانس میں موجود بعض انتہا پسندوں کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ فرانسیسی وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم مالی طور پر امداد بھی دیتے رہے ہیں اور اب ہم الجزائر سے یہ پوچھ سکتے ہیں کہ اس امداد دینے کا کیا نتیجہ نکلا ہے؟ انہوں نے کہا کہ الجزائر میں جو ہو رہا ہے اس کا کوئی محفوظ حل نہیں ہے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاملے کو سیاسی انداز میں ہی حل کیا جانا چاہئے۔

سری لنکا کے انتخابات؟

۱۶۔ اگست کو سری لنکا کے ایک کروڑ نوے لاکھ ووٹر نئے انتخابات کے لئے ووٹ ڈالیں گے۔ اس کے بعد سری لنکا سیاسی استحکام کے ایک نئے دور میں داخل ہو جائے گا۔

یکم مئی ۱۹۹۳ء کو سابق صدر پریماداسا کے قتل کے بعد سری لنکا سیاسی عدم استحکام کا شکار ہے۔ یہ انتخابات فروری ۱۹۹۵ء میں ہونے تھے۔ لیکن حکومت نے بعض کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد مناسب سمجھا کہ یہ انتخابات ۶ ماہ قبل ہی کرالئے جائیں۔

ان انتخابات میں اصل معرکہ حکمران یونائیٹڈ نیشنل پارٹی اور پیپلز الائنس کے درمیان ہو گا جس کی قیادت سابق خاتون وزیر اعظم مسز سریماوو بندر انائیکلے کر رہی ہیں۔ مسٹر پریماداسا کے قتل کے بعد ان کے عہدے کی باقی مدت کے لئے وزیر اعظم وجے ٹنگا کو ملک کا صدر بنا دیا گیا تھا۔ ان کی عمر ۷۲ سال ہے۔

ان انتخابات کے بارے میں سردست کوئی پیشگوئی کرنا مشکل ہے۔ حکمران جماعت کی مقبولیت میں بعض وجوہ سے کمی ہوئی ہے۔ اور اپوزیشن کو زیادہ طاقت ملی ہے۔ جس سے مقابلہ اب برابر کا ہو گیا ہے۔

☆○☆

ادویاتِ حیوانات

ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز فری سیمپلز براہ راست ہمیں خط لکھ کر منگوائیں۔

منہ کھر، گل گھوٹو، تھنوں کی خرابی (سوزش ناڑ، گلٹی)، اخراج رحم (اوانس نکالنا) زہر باد دودھ کی کمی، ٹک، بندش، سرکن، اپھارہ، بانجھ پن اور داد وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ مؤثر ادویات اور لٹریچر مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے حاصل کریں۔

- اٹک: شفیق ویٹرنری کلینک نزد ملٹری ڈیری فارم چھوٹی ٹرود
- چکوال: نیو پنجاب ویٹرنری میڈیسن سٹور القادر مارکیٹ
- راولپنڈی: عظیمیہ دواخانہ مسجد بوڑ/ہسپتال روڈ
- رحیم یار خان: جرمن ہومیو سٹور بانو بازار
- سرائے عالمگیر: ڈاکٹر سید طفیل حسین شفاخانہ حیوانات
- فیصل آباد: شاہدی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار
- کنری: راجپوت میڈیکل سٹور
- قائد آباد: مبارک دواخانہ مین بازار
- لاہور: پاکستان میڈیکوز نو شہرال
- لیاقت پور: رحمن میڈیکل سٹور بھیکی منڈی
- ملتان: شبیر میڈیکل ہال حسین آگاہی روڈ

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی گول بازار ربوہ)

فون: 04524-771 / 04524-211283 فیکس: 04524-212299

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا

مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۶۱۴ میں بلقیس سیف اللہ زوجہ سیف اللہ صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لوریوالہ ضلع گوجرانوالہ حال ۸۸۔ جی ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ۶ کنال ۱۶ مرلے لوریوالہ ضلع گوجرانوالہ مالیتی ۲۴۹۳۷-۰۰ روپے (۲) زرعی زمین ۳ کنال ۳ مرلے واقع رام گڑھ ضلع گوجرانوالہ مالیتی ۹۸۴۴-۰۰ روپے (۳) زرعی زمین صرف ۸ مرلے واقع مانا والا ضلع گوجرانوالہ مالیتی ۱۲۵۰-۰۰ روپے (۴) زرعی زمین اڑھائی مرلے واقع نواں کوٹ ضلع گوجرانوالہ مالیتی ۱۹۵۳-۰۰ روپے (۵) مکان واقع لوریوالہ ضلع گوجرانوالہ مالیتی ۲۰ ہزار روپے کا ۷/۲۴۰ مالیتی ۵۸۳-۰۰ روپے (۶) زرعی اراضی تقریباً چار ایکڑ واقع حمید نگر ضلع تھرپارکر مالیتی ۳۱۴۵۰-۰۰ روپے (۷) حق مہر بذمہ خاوند محترم پانچ ہزار روپے (۵۰۰۰-۰۰ روپے) کل میزان ۷۵۰۱۷-۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ X روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بلقیس سیف اللہ ۸۸۔ جی ماڈل ٹاؤن لاہور واہ شد نمبر ۱ سیف اللہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری سلیم احمد ۸۶ جی ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۶۱۵ میں ملک افضال ربانی ولد ملک بشارت ربانی گلبرگ لاہور قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷۔ اے گلبرگ 2 لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۲۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کار سوزوکی ۸۰۰ سی سی مالیتی ۶۴۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت کمپنی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک محمد افضال ربانی ۷۔ اے گلبرگ ۲ لاہور گواہ شد نمبر ۱ محمد عارف نسیم سیکرٹری تحریک جدید گلبرگ ۳ لاہور گواہ شد نمبر ۲ محمد اقبال سیکرٹری جوبلی گلبرگ ۳ لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۶۱۶ میں میاں محمد ظفر اللہ ولد میاں خدا بخش صاحب قوم اعوان پیشہ پنشنر عمر ۶۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) نقد رقم دو لاکھ ساٹھ ہزار بصورت سپیشل سرٹیفکیٹ + ایک لاکھ بصورت ٹکس ڈیپازٹ کل تین لاکھ ساٹھ ہزار روپے (۲) مکان واقع بھیرہ مالیتی ۶۵۰۰۰/ روپے والد صاحب کے نام میرے حصہ میں ۱۵۰۰۰ روپے (۳) مکان واقع بھیرہ مالیتی ۵۰۰۰۰ روپے والد صاحب کے نام میرے حصہ میں۔ ۱۳۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۶۱ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میاں محمد ظفر اللہ اکامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۰۷ گواہ شد نمبر ۲ حفیظ اللہ خان وصیت ۲۸۰۹۱۔

مسل نمبر ۲۹۶۱۷ میں رشیدہ بیگم زوجہ میاں اقبال احمد جاوید قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلیار ٹاؤن ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین واقع چک نمبر ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا دو ایکڑ ایک کنال مالیتی۔ ۴۰۰۰۰۰ روپے (۲) مکان برقبہ ۹ مرلہ واقع کلیار ٹاؤن سرگودھا مالیتی چھ لاکھ روپے (۶۰۰۰۰۰ روپے) (۳) احاطہ برقبہ ۱۶ مرلہ واقع چک نمبر ۴۶ شمالی سرگودھا مالیتی تین ہزار روپے (۳۰۰۰ روپے) زرعی زمین پونے تین ایکڑ چک نمبر ۸۶ شمالی سرگودھا مالیتی دو لاکھ روپے (۲۰۰۰۰۰ روپے) (۵) زیور طلائی وزنی ۶ تولہ مالیتی چوبیس ہزار روپے (۲۴۰۰۰ روپے) اس وقت مبلغ ۶۰۰۰/ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رشیدہ بیگم مکان نمبر ۱۰۹/۱۱۰ کلیار ٹاؤن سرگودھا گواہ شد نمبر ۱ میاں اقبال احمد جاوید وصیت نمبر ۱۱۷۲۷ گواہ شد نمبر ۲ محمد اشرف وصیت نمبر ۱۷۲۶۲۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بقیہ صفحہ ۳

ہمارے سپرد جو کام ہوا ہے اس کی کیا کیا شاخیں ہیں اور کس طرح وہ اپنے کام کو زیادہ وسیع طور پر پھیلا سکتے ہیں اور اس کے شاندار نتائج پیدا کر سکتے ہیں وہ صرف اتنا ہی کام جانتے ہیں کہ رجسٹروں اور کاغذات پر دستخط کئے اور فارغ ہو کر بیٹھ رہے لیکن اسی جگہ اور اسی دفتر میں جب کوئی کام کرنے والا افسر آتا ہے تو وہ اپنے کام کی ہزاروں شاخیں نکالتا چلا جاتا ہے۔ اور اسے ہر وقت نظر آتا رہتا ہے کہ میرے سامنے یہ کام بھی ہے میرے سامنے وہ کام بھی ہے۔ یوروپین قوموں کو دیکھ لو جہاں جاتی ہیں انہیں کام نظر آجاتا ہے۔ ہندوستانی کہتے ہیں کہ ہم بھوکے مرگئے۔ مگر یوروپین لوگوں کو ہندوستان میں بھی دولت نظر آرہی ہے۔ اور وہ اس دولت کو سمیٹتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح سیلونی کہتے ہیں کہ ہم بھوکے مرگئے مگر انگریزوں کو سیلون میں بھی دولت دکھائی دیتی ہے۔ افغانی کہتے ہیں کہ ہم بھوکے مر گئے۔ مگر انگریزوں کو افغانستان میں بھی دولت دکھائی دیتی ہے۔ پھر عرب جیسے سنگلاخ خطہ اور اس کے جنگلوں میں بھی انگریزوں کو دولت دکھائی دیتی ہے۔ مصر جیسی وادی میں بھی انہیں دولت دکھائی دیتی ہے۔ چین جاتے ہیں تو وہ وہاں دولت کمانے لگ جاتے ہیں۔ مگر چینی کہتے ہیں ہمیں کچھ نہیں ملتا۔ تو یہ انگریزوں کی نظر کی تیزی کا ثبوت ہے۔ کہ وہ جہاں جاتے ہیں انہیں دولت دکھائی دینے لگ جاتی ہے۔ اور یہ نظر کی تیزی اخلاق فاضلہ سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اگر کسی قوم میں اخلاق فاضلہ پیدا ہو جائیں تو اس کے افراد کی نظر اسی طرح تیز ہو جاتی ہے۔

(مشعل راہ تلقین عمل صفحہ ۳۰۶)

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 16- اگست-1994ء
صبح سے ہلکے بادل ہیں اور ہوا چل رہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اپوزیشن کو کہا ہے کہ وہ متنازعہ آٹھویں ترمیم ختم کرنے کے لئے حکومت سے تعاون کرے۔ ہمیں اداروں اور نظام کے لئے کام کرنا چاہئے۔ اس وقت صدر اور وزیر اعظم میں ہم آہنگی ہے اس لئے آٹھویں ترمیم ہمارے لئے بے معنی ہے۔ لیکن ہم ذاتی مفاد نہیں رکھتے۔

○ یوم آزادی کے موقع پر کراچی میں فائرنگ سے ۱۱- افراد ہلاک اور ۳۰ سے زائد زخمی ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ایم کیو ایم اور سپاہ صحابہ کے تین تین اراکین شامل ہیں۔ تین زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ ۴- گاڑیاں اور ایک عمارت نذر آتش کر دی گئی۔ پولیس خاموش تماشائی بنی رہی۔ بڑے افسران بڑے کھانے میں مصروف رہے۔ نئی کراچی 'کورنگی' صنعتی علاقہ 'الفلاح 'لانڈھی شریف آباد' گلبرگ اور فیصل کالونی قیامت کا نمونہ بنے رہے۔ نیو کراچی میں سپاہ صحابہ کی ریلی پر فائرنگ اور جوابی فائرنگ ہوئی۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے سپاہ صحابہ کے ہیڈ کوارٹر کو گھیرے میں لے لیا۔ گلبرگ میں ایک امام بارگاہ پر حملہ ہوا نیو کراچی میں پولیس پارٹی پر حملہ کیا گیا۔ فیصل کالونی میں ایم کیو ایم حقیقی کا کارکن اور غریب آباد میں ایم کیو ایم الطاف گروپ کا کارکن فائرنگ کا نشانہ بن گئے۔ مسلم لیگ کے جلسہ سے واپس آنے والے پولیس اہلکار کو اغوا کرنے کے بعد قتل کر دیا گیا۔

○ اپوزیشن نے قومی اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹیوں سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اسے قوم کو حزب اختلاف کا حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا پہلا قدم قرار دیا گیا ہے۔ دوسرے اقدام کا اعلان ۱۱- ستمبر کو کیا جائے گا۔

○ یوم آزادی پر کراچی میں حزب اختلاف کے جلسہ میں قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر فاروق لغاری اور بے نظیر بھٹو عام انتخابات کا اعلان کر کے مستعفی ہو جائیں۔ حکومت مستعفی نہ ہوئی تو آئندہ لائحہ عمل کا اعلان ۱۱- ستمبر کو کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں اہل کراچی کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اس حکومت سے جلد نجات مل جائے گی۔ کراچی کا جلسہ بے نظیر حکومت کے خاتمے کا اعلان ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۱- ستمبر تک نئے الیکشن کا اعلان نہ ہوا تو ٹرین مارچ کیا جائے گا۔ مسٹر نواز شریف نے کہا کہ وہ ملک کو بچانے کے لئے ایم کیو ایم سمیت ہر جماعت سے اتحاد کریں گے۔

○ قومی اسمبلی کے رکن شیخ رشید نے کہا ہے کہ پاک فوج کے سربراہ سن لیں فوج تیرہ کروڑ عوام کی ہے۔ ایسی اسمبلی پر لعنت بھیجتا ہوں جس میں غریبوں کا کوئی پرسان حال نہیں۔ انہوں نے کہا میں قومی اسمبلی سے مستعفی ہوتا ہوں۔

○ ترکمانستان کے صدر مسٹر ظفر مراد نیازوف نے کہا ہے کہ ہم مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے ساتھ ہیں۔ بھارتی فوج خونریزی بند کر دے۔ ترکمانستان افغان مسئلہ کے حل میں تعاون کرے گا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن فوجداری مقدمات کو سیاسی رنگ نہ دے اپوزیشن سے مذاکرات کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایف سولہ طیارے مشروط طور پر نہیں لیں گے۔

○ اسلام آباد میں گرینڈ کلچرل شو جو پی ٹی وی اور ایس ٹی این پر براہ راست دکھایا جا رہا تھا' بارش کی نذر ہو گیا۔ شو شروع ہونے کے ۴۵ منٹ کے بعد تیز بارش شروع ہو گئی۔ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور ترکمانستان کے صدر مسٹر ظفر مراد نیازوف بھی تقریب میں شامل تھے۔ یہ تقریب پارلیمنٹ کے ہاؤس کے سامنے منعقد ہو رہی تھی۔ جس کو اس تقریب کی مناسبت سے رنگارنگ انداز میں سجایا گیا تھا۔

○ کامونکی میں جمیعت علمائے پاکستان اور جماعت اہلسنت کے عالم مولانا اکرم رضوی کو قتل کر دیا گیا۔ ان کے قتل پر کامونکی میں زبردست ہنگامہ ہوا۔ پولیس فائرنگ سے ۲- افراد ہلاک ہو گئے۔ ہنگامہ کرنے والوں نے سات گھنٹے تک جی ٹی روڈ کو بلاک رکھا۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس کا زبردست استعمال کیا۔ ہجوم کے دباؤ پر پولیس تھانے میں بند ہو گئی کمالیہ اور اوکاڑہ میں بھی احتجاجی جلوس نکالے گئے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب اسمبلی کے سابق سیکرٹری حبیب اللہ گورایہ کی حبس بے جا اور ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دی ہیں۔ اور درخواست گذاروں کو ماتحت عدالت سے رجوع کرنے کی ہدایت کی ہے۔

○ مسٹر حبیب اللہ گورایہ نے حقائق سے پردہ اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ مجھے نواز شریف کے ایماء پر اغوا کیا گیا۔ چوہدری وجاہت وغیرہ مجھے ہوٹل سے زبردستی لے گئے۔ غلام حیدر وائیں اور پرویز الٰہی کی موجودگی میں عدم اعتماد کی تحریک پر دوپہر کا وقت ڈلوایا گیا۔ دو روز کے بعد اسلام آباد کی کسی کوٹھی میں قید کر دیا گیا۔ کسی سے ملنے کی اجازت نہ تھی۔ یاسین وٹو اور چوہدری غفور کے دباؤ میں آکر اسلام آباد کی عدالت میں بیان دیا۔ گھر والوں کو پریشانی سے بچانے کے لئے خاموش رہا۔

○ صوبہ سرحد میں مسلم لیگ (ن) کے ایک رکن عبدالستار خان نے بھی وزارت کے عہدہ کا حلف اٹھا لیا ہے۔ دو اور اراکین مسلم لیگ (ن) بھی شیرپاؤ حکومت سے ملنے کو تیار ہیں۔

○ صدر نے ایک آرڈی ننس جاری کیا ہے جس کے مطابق بینکوں کے قرضوں اور ٹیلی فون' پانی اور بجلی کے بلوں کے نادہندگان سینٹ کا الیکشن نہیں لڑ سکیں گے۔

○ یوم آزادی کے موقع پر مقبوضہ کشمیر میں گھر گھر پاکستان کا قومی پرچم لہرایا گیا۔ مجاہدین نے مختلف علاقوں میں مسلح پریڈیں کیں۔ دن کا آغاز مجاہدین نے کلاشنکوف کی فائرنگ سے کیا۔

○ یوم آزادی پر پنجاب کے ۲۵ ہزار دیہات میں بے گھر افراد کو مالکانہ حقوق دینے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ بلدیاتی نظام ناکارہ ہو چکا ہے اس نے دیہی زندگی کا امن وسکون برباد کر دیا ہے۔ ولیج اور وارڈ کونسلیں بنائیں گے۔ نئی کونسلوں میں ۱۰ سے ۲۰ تک ارکان ہوں گے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے پشاور میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضیاء الحق کے گدھوں نے بے نظیر کا گھیراؤ کر رکھا ہے۔ ضیاء مر چکا ہے لیکن اس کا نظام باقی ہے۔ قوم ۱۷ سال کے بعد بھی حقیقی آزادی کی منتظر ہے۔

○ اپوزیشن لیڈر مسٹر گوہر ایوب نے کہا ہے کہ عوام پیپلز پارٹی کو ایک دن بھی مزید برداشت نہ کریں اور سڑکوں پر نکل آئیں۔

○ سری نگر میں مجاہدین سے جھڑپوں میں ۲۷- بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ۳ مجاہدین بھی شہید ہوئے۔

○ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیماراؤ نے کہا ہے کہ پاکستان ہمارا دوستی کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لے اسے نہ جھٹکے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مسئلہ کشمیر پر بات چیت کے تیار ہیں۔

بقیہ صفحہ ۱

تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں (مکرم حافظ عبدالرحمان بھٹی صاحب مربی سلسلہ سکھر اور حافظ عبدالحی صاحب متعلم درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ) اور ایک داماد مکرم عبدالمومن طاہر صاحب جماعت کے انٹرنیشنل عربی رسالہ "التقویٰ" لندن کے ایڈیٹر ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

خواتین توجہ فرمائیں
سلائی • کڑھائی • چائنیز اور کانٹینینٹل کھانے سیکھئے
چھٹی بروز اتوار سوموار
رابطہ کیلئے: عطیہ اکیڈمی ۱۱/۲ صدر جنوبی ربوہ

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
7 . 6 . 5
حکیم صاحب مطلب فرماتے ہیں

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پر امید واحد علاجگاہ
ملتان میں ہر ماہ کی 25 تا 28 تاریخ کو

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
ہوالشافی
دواخانہ
حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ فون 212385

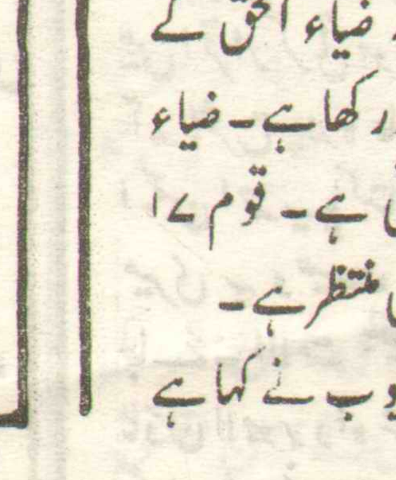

218527
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
12 تا 15
حکیم صاحب مطلب فرماتے ہیں۔